Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۴ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۹ تبلیغ ۱۳۷۱ہش، ۹ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۳۲

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا ہے وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالےٰ اس کی دستگیری کرتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلّت اور موت کو خیر باد کہنے والا بن جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۲۸۷)

"خواب کی تین قسمیں ہیں: نفسانی۔ شیطانی۔ رحمانی

نفسانی جس میں انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہیں جیسے بلّی کو چھیچھڑوں کے خواب۔

شیطانی وہ جس میں شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آویں۔

رحمانی وہ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں دی جاتی ہیں اور بشارتیں دی جاتی ہیں۔

سوال:۔ کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آتا ہے؟

جواب:۔ فرمایا کہ ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے (ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ الذاریات: ۵۷) تو جب عبادت کے واسطے سب کو پیدا کیا ہے۔ سب کی فطرت میں نیکی بھی رکھی ہے۔ اور خواب نبوّت کا حصّہ بھی ہے اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا تو پھر نبوّت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا۔ اگر کسی کو علمِ غیب بتلایا جاتا تو وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا۔ بادشاہِ مصر جو کہ کافر تھا اُسے سچّی خواب آئی مگر آج کل سچّی خواب کا انکار دراصل خدا تعالیٰ کا انکار ہے اور اصل میں خدا ہے اور ضرور ہے اسی کی طرف سے بشارتیں ہوتی ہیں اور نیک خوابیں آتی ہیں اور وہ پوری بھی ہوتی ہیں۔ جس قدر انسان صدق اور راستی میں ترقی کرتا ہے ویسے ہی نیک اور مبشر رؤیا بھی آتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۲۸۸-۲۸۹)

کسی گُناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"یاد رکھو کبھی کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں یہ پہاڑ چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہیں۔ یہ عظیم الشان بڑ کا درخت ایک بہت ہی چھوٹے سے بیج سے بنا ہے۔ بڑے بڑے اجسام ان ہی باریک ایٹمس و ذرّات سے بنے ہیں۔ جو نظر بھی نہیں آتے۔ پھر گناہ کے بیج کو کیوں حقیر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو چھوٹی چھوٹی بدیاں جمع ہو کر آخر پلیس ڈالتی ہیں۔ انسان جب چھوٹا سا گناہ کرتا ہے تو اس کے بعد اور گناہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی حد بندی کو توڑ کر نکل جاتا ہے جس کا نام کبیرہ ہوتا ہے اور پھر راستبازوں کے قتل کی جُرأت کر بیٹھتا ہے۔ اسی طرح پر ادنیٰ سی نیکی اگر کرو۔ تو اس سے ایک نور معرفت پیدا ہوتا ہے۔ نیکی اور بدی

باقی صـ ۷ پر

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور درخواست دُعا

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے مورخہ ۶ فروری کو جو رپورٹ بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے سینٹ جارجز ہسپتال سے رابطہ کے بعد حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق:۔

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت آپریشن کے فوری اثرات سے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد سنبھل گئی اور عام توقع سے بڑھ کر رُو بصحت ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ آپریشن کے دوران یہ معلوم ہوا کہ اصل مرض پتّہ کی پتھری نہیں بلکہ پتّہ کے اندر اور معدہ اور انتڑیوں کے درمیان ایسی رفتہ رفتہ بڑھنے والی رکاوٹ ہے جس کا علاج آپریشن سے نہیں بلکہ جدید ادویّہ سے کیا جاتا ہے۔ ورم کے کچھ حصّہ کے تفصیلی معائنہ کے لئے جو BIOPSY کروائی گئی۔ ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں اس ٹیسٹ کا نتیجہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ اس لئے اس علاج کے سلسلہ میں اس مرض کی ماہر ڈاکٹر صاحبہ کی رائے لی گئی۔ جنہوں نے بیگم صاحبہ کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس ورم کا علاج (بفضلہٖ تعالےٰ) CHEMOTHERAPY کے ذریعہ ممکن ہے اور جدید ترین ادویہ سے علاج کے نتائج امید افزا ہیں اور فکر کے باوجود مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

(اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا) یہ طریقِ علاج آئندہ چند دنوں میں شروع کر دیا جائے گا۔ اور چھ ماہ کے لگ بھگ جاری رکھا جائے گا۔ اصل شفا تو شافیٔ مطلق کے اذن سے ہی عطا ہوگی۔ اس لئے دعائیں جاری رکھنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ضروری اعلان بابت یوم فضل عمر

احبابِ جماعت حسبِ معمول ۲۰ فروری ۹۲ء کو جماعتوں میں یوم فضلِ عمر کے پروگرام کو کامیاب بنائیں اور اس کے متعلق احباب کو معلومات بہم پہنچائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

○ مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی اپنے پوتے اور پوتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۹۔ فروری ۱۹۹۲ء

اہلِ کشمیر کی جدوجہدِ آزادی

اہلِ پاکستان نے گذشتہ روز اہلِ کشمیر کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کیلئے ملک گیر پیمانے پر جلسے جلوس کئے اور ہر جگہ اہلِ کشمیر کے ساتھ اپنی محبت اور شیفتگی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی جدوجہد آزادی کے حق میں اپنے بھرپور جذبات کا اظہار کیا۔ اور اقوام متحدہ کے نمائندوں پر زور دیا گیا کہ وہ اپنی قرار دادوں پر عمل درآمد کریں تاکہ خطۂ جنّت نظیر کو بھی خود ارادی کا حق حاصل ہو سکے اور عالمی برادری کو اس علاقے کے عوام کی تکلیفوں کے دُور ہونے کی خوشخبری مل سکے۔

جماعت احمدیہ کے پاس اہل کشمیر کی تائید و حمایت میں ایک شاندار تاریخ ہے۔ ۱۹۳۰ء کے عشرے میں جماعت احمدیہ نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے نام پر اہلِ کشمیر کو تاریخ میں پہلی بار ان کے حقوق دلوانے کی ایک منظم اور مربوط مہم کا آغاز کیا تھا۔ اور اس وقت اس کے ٹھوس نتائج برآمد ہونے شروع ہوگئے تھے۔ اور جمہوریت کے راستے پر اہلِ کشمیر کا وہ سفر جاری ہؤا جس نے اگرچہ بہت سی کامیابیاں حاصل کیں لیکن آج بھی وہ سفر اپنی منزل پر نہیں پہنچا۔

عالمی ایوانوں میں جب پاکستان کی طرف سے کشمیر کے حق میں آواز بلند کی گئی تو یہ ایک حسین اتفاق تھا کہ اس بار بھی اس کی سعادت ایک احمدی کو میسّر آئی۔ ہماری مراد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ہے جنہوں نے اقوام متحدہ کے ایوانوں میں کشمیر کے حق میں ایسی زبردست آواز بلند کی عالمی سطحوں پر ان کے حق میں زبردست رائے عامہ ہموار ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں اور پھر سن ساٹھ کی دہائی میں اقوام متحدہ کا ذکر اس شان اور تسلسل سے ہؤا کہ عالمی ضمیر کو اس طرف متوجہ کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

سن تیس کی دہائی میں حضرت فضل عمر کی زیر قیادت آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جس جدوجہد کا آغاز کیا تھا اس کے تیس سال بعد حضور (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے شاگردِ خاص حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسے آگے بڑھایا۔ اس کا ایک اور خاص اور اہم مرحلہ ۱۹۶۵ء میں پیش آیا۔ اس وقت بھی ایک احمدی مردِ میدان بن کر آگے بڑھا اور اس نے عسکری اہمیت کی زبردست کامیابیاں حاصل کر کے چھمب اور جوڑیاں کے محاذ پر دشمن کے دانت کھٹے کئے۔ جنرل اختر ملک نے ۱۹۶۵ء میں جو کارنامہ کیا۔ اور جسے حکمرانوں نے ضائع کیا اسے ۱۹۷۱ء میں ایک اور احمدی جرنیل میجر جنرل افتخار احمد جنجوعہ نے زندہ کیا۔

یہ ساری کامیابیاں تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ اور اہلِ کشمیر کے لئے احمدی جماعت کی زبردست خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اہلِ کشمیر کو اپنی جدوجہد میں کامیابی عطا کرے۔

اَے خدا تو ایسا ہی کر۔

جس کو اپنی خبر نہیں کچھ بھی
دیکھ کے تیرا ہاتھ کہتا ہے
تُو کہے تو تجھے بتا دُوں مَیں
ہونے والا ہے کیا، جو رہتا ہے

ابو الاقبال

آصفہ بیگم کی خیر ہو

ہر آنکھ اشکبار ہے، سینہ فگار ہے
یارب دُھواں دُھواں درو دیوارِ یار ہے

یارب ہر ایک دیدۂ پُرنم کی خیر ہو
تُو خیرِ کُل ہے آصفہ بیگم کی خیر ہو

غمخوار و دردمند ہے یارب مرا امام
اُس کی محبّتوں کی رفاقت کو دے دوام

دن رات جس نے تیرے لئے ایک کر دیا
ہر لمحہ کر اُسے دل و جاں کا سکوں عطا

وہ تیز گام اور بھی کچھ تیز تر رہے
ہر گام پر وہ اُس کی شریکِ سفر رہے

دونوں محبّتوں کا قدم سے قدم ملے
اِک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ اس طرح رہے

دیکھ اس وفورِ غم سے ہر اک دل نڈھال ہے
اس رشتۂ وفا کی بقا کا سوال ہے

یارب! دُعائے ہر دلِ پُرغم قبُول کر
یارب! سرشکِ دیدۂ پُرنم قبُول کر

فریاد لائی ہے یہ سرِ عرش ہر فغاں
یارب! بس ایک جلوۂ اعجازِ کُن فکاں

عبدالمنان ناہید

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مُراد یابی اور نامرادی میں اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدّت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب

شراب نوشی سے توبہ

حضرت منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ (پنجاب) میں اپیل نویس تھے۔ وہ دراصل موضع تلے والے ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے بعد میں گوجرانوالہ میں مقیم ہو گئے۔ بہت مخلص اور علم دوست احمدی تھے ان کی ایک بڑی لائبریری بھی تھی جس کی بہت سی کتب بعد میں قادیان کی لائبریری میں بھی شامل کی گئیں آپ ایک عرصہ تک حضرت نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ کے ہاں بھی ملازم رہے۔ منشی صاحب ۱۹۰۵ء میں ایک دفعہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کے لئے قادیان حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس ان دنوں باغ میں قیام فرما تھے اور حضور کا یہ حقیر غلام بھی وہیں باغ میں حضور کے قدموں میں حاضر تھا اور حضرت مولانا حکیم مولوی نورالدین صاحب سے طب کی بعض کتب بھی پڑھا کرتا تھا۔ منشی صاحب اپنے ساتھ اپنے ایک غیر از جماعت وکیل دوست کو بھی گوجرانوالہ سے لائے۔ ان کے یہ دوست شراب نوشی کی عادت کا بری طرح شکار تھے اور اس کثرت سے شراب پیتے تھے کہ ان کا کسی وقت کا کھانا بھی بغیر میخواری کے نہ ہوتا تھا۔ منشی صاحب نے ایک لمبے عرصہ تک اپنے اس دوست کی عادت بد چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ وکیل صاحب ان کو یہی کہتے کہ اتنے لمبے عرصہ سے یہ عادت میرے اندر راسخ ہو چکی ہے۔ کہ اب اس کا ترک کرنا میری ہمت اور طاقت سے باہر ہے۔

منشی صاحب اس خیال سے کہ قادیان میں حضرت اقدس بانی سلسلہ اور دوسرے بزرگوں کی دعا و برکت سے شاید وہ اس عادت بد کو چھوڑ سکیں۔ ان کو قادیان لائے تھے۔

ان دنوں باغ میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب قرآن کریم کا درس بھی فرماتے تھے چنانچہ جب حضرت مولوی صاحب بعد نماز عصر درس دینے لگے تو منشی صاحب نے عرض کیا کہ میں اپنے ساتھ ایک غیر احمدی دوست کو بھی لایا ہوں۔ ان کو مے نوشی کی پرانی عادت ہے آپ درس میں بادہ نوشی کی مضرتوں اور نقصانات پر بھی مفصل روشنی ڈالیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دوست آپ کی وعظ و نصیحت اور توجہ سے اس عادت کو ترک کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اتفاق سے درس بھی اس آیت سے شروع ہوتا تھا جس میں شراب کی حرمت کا ذکر ہے چنانچہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے شراب کی مضرتوں اور نقصانات کو پوری شرح و بسط سے بیان فرمایا اور روحانی اخلاقی اقتصادی تمدنی اور طبی اعتبارات سے اس مسئلہ پر بہت عمدگی سے روشنی ڈالی۔ حضرت کا درس بہت ہی پرتاثیر اور فائدہ بخش تھا۔

جب درس ختم ہوا تو منشی صاحب نے اپنے وکیل دوست سے جو حلقہ درس میں بیٹھا ہوا تھا دریافت کیا کہ کیا آپ کو بھی اس درس سے کوئی فائدہ پہنچا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ شراب کی مذمت میں جو کچھ میں نے آج حضرت علامہ کی زبان سے سنا ہے واقعی اس سے قبل میرے سننے میں نہیں آیا اور مجھ پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ شراب خوری بہت نقصان رساں اور مضر ہے لیکن جب میں نے اپنے نفس سے اس بارہ میں پوچھا تو اس کو اس پرانی عادت کے ترک کرنے کے لئے آمادہ نہیں پایا۔

چھٹتی نہیں یہ کافر منہ سے لگی ہوئی۔

منشی صاحب اپنے دوست کے اس انکار کو سن کر بہت ہی رنجیدہ خاطر ہوئے اس کے بعد جب وہ گوجرانوالہ واپس جانے لگے تو انہوں نے اپنے وکیل دوست سے کہا کہ چلئے! جاتے ہوئے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب سے اجازت حاصل کر لیں اور زیارت بھی کرتے جائیں حضور اقدس ایک خیمہ میں فروکش تھے خادمہ کے ذریعہ سے اپنے حاضر ہونے کی حضور کو اطلاع بھجوائی حضور اقدس نے اطلاع ملنے پر اندر بلا لیا اور اپنے قریب پلنگ پر بٹھایا۔ یہ خدا تعالیٰ کے عجیب اسرار میں سے ہے کہ بغیر منشی صاحب کے کچھ عرض کرنے کے اور اپنے دوست کا حال بیان کرنے کے حضور اقدس نے قوت ارادی اور قوت ضبط کی ایک حکایت بیان کرنی شروع کر دی اور فرمایا کہ انسان کے اندر بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ مختلف عیوب اور گناہوں میں مبتلا اور ملوث ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ضمیر پاک دیا گیا ہے اور اس کو قوت ارادی اور قوت ضبط بھی عطا کی گئی ہے اس لئے اگر انسان اس سے کام لے تو وہ ان عیوب اور گناہوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

چنانچہ حضور اقدس نے بطور مثال ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک بادشاہ کو مٹی کھانے کی عادت پڑ گئی اور وہ مٹی سے اس قدر مانوس ہو گیا کہ ہر وقت اس کی تعریف و توصیف کرنے لگا دربار کے امراء اور وزراء نے بھی جب بادشاہ کی طبیعت کا رجحان دیکھا تو بوجہ بادشاہ کے ملازم ہونے کے مٹی کی تعریف کرنے لگ پڑے۔ بادشاہ نے کہا بعض لوگ مٹی کھانے کو مضر خیال کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں تو اس میں کچھ برائی یا مضرت معلوم نہیں ہوتی اس پر وزراء اور دوسرے درباریوں نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت! لوگ یونہی اس کے نقصانات بتلاتے ہیں۔ ان کو کیا معلوم ہے کہ مٹی میں کیا کیا خزانے اور عجائبات پائے جاتے ہیں۔ آخر سب انسانوں کی غذائیں اور باغ و بستان مٹی سے ہی بنتے ہیں اور انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ بھی مٹی سے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ پھر مٹی نقصان دہ کیسے ہو سکتی ہے۔ بادشاہ درباریوں کی مٹی کے متعلق ایسی تعریفوں کو سن کر مٹی کھانے کی عادت میں اور بھی پختہ ہو گیا۔ جب مٹی کے استعمال پر بادشاہ کو ایک عرصہ گزر گیا تو اس کے بد نتائج ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ جگر خون پیدا کرنے سے رہ گیا۔ معدہ کی قوت ہضم میں فرق آ گیا چہرہ پر بے رونقی اور مسوڑوں اور زبان پر کمی خون کے اثرات ظاہر ہو گئے۔ چلنے کے وقت سانس پھولنا شروع ہو گیا۔ ان علامات کے نمایاں ہونے پر بادشاہ نے پھر دربار میں ذکر کیا کہ میں نے مٹی کھانے کی عادت اختیار کی تھی۔ لیکن میں نے مٹی کو کیا کھایا مٹی نے مجھے کھا لیا ہے اور جو جو عوارض اور نقصانات اس کو ہوئے تھے وہ بیان کئے اس پر درباریوں نے جو دراصل "راجہ کے غلام تھے نہ کہ بینگن کے" مٹی کی مذمت شروع کر دی اور اس میں ہر طرح سے مبالغہ آمیزی سے کام لیا کسی نے کہا مٹی جیسی مذموم چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔ جس پر تمام مخلوقات کا بول و براز پڑتا ہے۔ کسی نے کہا کہ سب لوگوں کے جوتے جس پر ہر روز پڑیں وہ چیز بھی کچھ قابل تعریف ہو سکتی ہے۔ علی ہذا القیاس جس درباری کے خیال میں جو بھی مذمت کا خیال آیا اس نے کہہ ڈالا۔

بادشاہ نے کہا اب ماضی کو رہنے دو اور میری صحت کی بحالی کے لئے کوئی تجویز اور انتظام کرو۔ چنانچہ ملک کے طول و عرض سے چیدہ چیدہ اطباء اور معالج درجنوں کی تعداد میں بادشاہ کے علاج کے لئے جمع کر دئے گئے اور علاج شروع ہوا۔ بادشاہ نے سب معالجوں کو کہا کہ علاج شروع کرنے سے پہلے میری ایک شرط ہے کہ چونکہ مٹی کھانے کی عادت میرے اندر راسخ ہو چکی ہے اور اس کو میں چھوڑ نہیں سکتا۔ اس لئے ایسا علاج کیا جائے کہ بغیر کسی پرہیز کرانے کے دوا اور غذا کے استعمال سے ہی مٹی کی عادت ترک ہو جائے اور مٹی سے نفرت پیدا ہو جائے چنانچہ علاج شروع ہوا اور ایک عرصہ تک ہوتا رہا۔ لیکن نہ ہی بادشاہ مٹی کھانے سے باز آیا اور نہ ہی کوئی دوا اور غذا اس عادت کو ترک کرانے کے لئے کارگر ہو سکی۔

کامیاب علاج

ایک مدت کے بعد کوئی سیاح بادشاہ کے شہر میں آ نکلا اور اتفاق سے بادشاہ کے اطباء اور معالجوں کی قیام گاہ پر آ گیا جب اس نے بادشاہ کی جانگسل بیماری اور اتنا لمبا عرصہ تک ناکام علاج کے متعلق سنا تو بہت افسوس کیا اور کہا کہ علاج تو بہت آسان ہے۔ لیکن اطباء نے یوں ہی اتنا لمبا عرصہ لگایا ہے۔ اس سیاح کی یہ بات افواہاً عام شہر میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ بادشاہ اور اس کے درباریوں تک بھی جا پہنچی۔ دوسرے دن جب بادشاہ دربار میں آیا تو اس نے اس کا ذکر اپنے وزراء و امراء کے سامنے کیا۔ سب نے کہا کہ ہم نے بھی یہ بات سنی ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس سیاح کو طلب کیا جائے۔ جب وہ سیاح شاہی دربار میں حاضر ہوا تو بادشاہ نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ ایسی ایسی بات سننے میں آئی ہے کیا یہ درست ہے۔ اس سیاح نے عرض کیا کہ ہاں یہ درست ہے اور میں آپ کا کامیاب علاج بہت ہی قلیل وقت میں کر سکتا ہوں اس کے بعد اس نے کہا کہ کیا آپ اپنا علاج ابھی جلوت میں کرانا چاہتے ہیں یا خلوت و علیحدگی میں؟ یہ سن کر بادشاہ کچھ متامل ہوا اور اس نے خیال کیا کہ سب کے سامنے علاج کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات وقوع میں آئے جو باعث خفت ہو۔ اس لئے اس نے کہا کہ میں علاج خلوت و علیحدگی میں کراؤں گا۔ چنانچہ مناسب جگہ اور وقت پر جو علاج کے لئے تجویز ہوا وہ سیاح پہنچ گیا۔ اور بادشاہ سے عرض کیا کہ اس وقت علاج کے طور پر جو تجویز میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا اگر وہ آپ مان لیں گے تو یقیناً آپ کو بیماری سے فوراً شفا ہو جائے گی بادشاہ نے کہا کہ آپ کہئے میں اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا سیاح نے کہا کہ اپنی بادشاہت کو

باقی صـ۶ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمد احمد صاحب مظہر

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حضرت میر صاحب کے اخلاق و اوصاف اور آپ کا علم و فضل ہماری تعریف سے مستغنی ہے۔ جو شخص بھی آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ کی بات سنتا۔ آپ کا گرویدہ ہو جاتا چند باتیں جو خاکسار کو یاد ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا زمانہ تھا۔ میرے محترم دوست منشی عبدالسمیع صاحب (رفیق) کپور تھلوی کی دعوت پر میر صاحب کپور تھلہ تشریف لائے۔ حضرت محمد اسمٰعیل صاحب فاضل آپ کے ساتھ تھے۔ ہمیں آپ کی تشریف آوری سے حد درجہ مسرت ہوئی۔ جمعہ کا خطبہ میر صاحب نے پڑھا۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا فلسفہ اور تشریح آپ نے ایسے دلکش انداز میں بیان فرمائی۔ کہ آج تک مجھے وہ خطبہ یاد ہے گو اس واقعہ پر اڑتالیس سال کے قریب گزر چکے ہیں۔

آپ کی تحریر اور تقریر نہایت برجستہ جامع اور دلنواز ہوتی تھی۔ اور اندازِ بیان ایسا مربوط اور پروقار کہ لفظ لفظ سامع کے ذہن میں اترتا چلا جاتا۔ اور اگر کوئی چاہے تو ساری تقریر کو یاد رکھ لے۔ ہر بات کو منطقی دلائل سے ثابت کرنا۔ کلام کو مسلسل اور مربوط رکھنا اور غیر متعلق باتوں سے بکلّی پاک رکھنا آپ کی تحریر و تقریر کو سلکِ مروارید بنا دیتا تھا۔

۲۔ ہندوؤں کے مایۂ ناز فلسفہ اور منطق کے جواب میں آپ کی کتاب "حدوث روح و مادہ" (دینی) فلسفہ اور علم کلام کی آئینہ دار ہے۔ اور لاجواب کتاب ہے۔

علمِ مناظرہ میں آپ کو کمال حاصل تھا ایسے دو ٹوک، مختصر، مسکت اور جامع و مانع دلائل پیش فرماتے کہ مخالف نرغے میں آجاتا۔ اور بات کو طول نہ دے سکتا۔ ورنہ مناظرے عام طور پر ادھر اُدھر کی باتوں سے طویل ہو جایا کرتے ہیں۔

۳۔ آپ کا درسِ حدیث ایک امتیازی شان رکھتا تھا۔ سوز و گداز اور ذوق و شوق سے بھرپور، گویا سامعین کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مجلس میں پہنچا دیتا ارشادات نبوی کی حکمتیں اور باریک در باریک معارف آپ ایسے دلنشیں انداز میں بیان فرماتے۔ کہ سامع کی توجہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی منتشر نہ ہوتی۔ اور یہی جی چاہتا کہ آپ بولتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔ اس درس میں آپ پر ایک ربودگی اور وجد کی کیفیت طاری ہوتی اور سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

۴۔ میر صاحب میں انتظامی قابلیت بدرجۂ اتم موجود تھی۔ آپ لنگر خانے کے افسر اور منتظم تھے۔ اور نہایت متواضع اور منکسر المزاج مہمان نواز۔ مہمان کی دلداری کرنا اور اس کی نفسیاتی کیفیت کا اندازہ لگانا آپ کا خاص وصف تھا۔

خاکسار بزمانہ طالبعلمی ایک دفعہ مہمان خانہ قادیان میں ٹھہرا ہوا تھا۔ مہمان خانے کے ایک خادم نے نووارد جان کر مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ کیا کھائیں گے؟ اس سوال سے میرے چہرے پر ملال کے آثار ظاہر تھے۔ میر صاحب نے جو پاس ہی کھڑے تھے۔ فوراً بھانپ لیا۔ اور خادم سے کہا ان سے کچھ نہ پوچھو۔ جس پلڑے میں انہیں ڈالو گے۔ یہ اسی میں پڑ جائیں گے۔ میر صاحب کے یہ الفاظ آج تک میرے لئے خوشی کا باعث ہیں۔

۵۔ آپ کے ماتحت آپ سے بے حد اخلاص و محبت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعد کھانا باقی نہ رہا۔ دو باورچی ابھی کھانا نہ کھا سکے تھے اور صرف ایک آدمی کے لئے کھانا باقی تھا۔ میر صاحب نے فرمایا۔ دوسرے باورچی کو کھانا کھلانا کوئی ضروری نہیں۔ کسی نے اس دوسرے باورچی کو بتایا۔ کہ میر صاحب نے تمہارے لئے کھانا رکھنے کی پرواہ تک نہیں کی۔

دوسرا باورچی اس بات سے بہت خوش ہوا۔ اور اس نے کہا کہ تم میر صاحب کی بات کو نہیں سمجھ سکے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ دوسرا باورچی یعنی میں ان کا اپنا آدمی اور مخلص ہوں اگر مجھے کھانا نہ بھی ملا تو شکایت نہیں کروں گا۔ اور میں میر صاحب کی اس ذرہ نوازی سے مسرور ہوں۔

جو شخص اپنے ماتحتوں کے اندر یہ ادا شناسی، ایثار اور محبت کے جذبات پیدا کر دے۔ اس کے حسنِ سلوک اور اعلیٰ اخلاق کا آپ خود اندازہ لگائیں۔

۶۔ قادیان کے قریب بھامبڑی نامی ایک گاؤں ہے۔ ۱۹۴۴ء کی بات ہے۔ کہ وہاں باوجود مخالفین کی مزاحمت کے احمدیوں کا جلسہ کامیابی سے ہو گیا۔ اختتام جلسہ پر مخالفین نے احمدیوں پر حملہ کیا۔ اور کوٹھوں پر سے خشت باری کی۔ بڑا نازک وقت تھا۔ میر صاحب نے احمدیوں کو ہاتھ اٹھانے سے روک دیا۔ اور راستے پر ایک لکیر کھینچ دی۔ کہ کوئی احمدی اس سے آگے نہ بڑھے باوجود خشت باری کے آپ وہاں کھڑے رہے۔ اور تدبر حکمت اور شجاعت سے احمدیوں کو اس فسادگاہ سے سلامت نکال لائے۔ گو احمدیوں پر حملہ ہوا تھا۔ مگر پولیس نے بالمقابل دونوں فریق پر مقدمہ قائم کر دیا۔ اور میر صاحب کو بھی مستغاث علیہ گردان لیا گیا۔ اس مقدمہ کے تعلق میں چند باتیں قابل ذکر ہیں جو میر صاحب کی سیرت کو واضح کرتی ہیں۔

(ا) ہم چند وکلاء مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔ دھاریوال یا گورداسپور میں پیشی ہوتی تھی۔ دوران مقدمہ میں رمضان شریف آگیا۔ میر صاحب فجر کی نماز کے بعد بیت اقصیٰ قادیان میں درس دے کر بذریعہ موٹر دھاریوال پہنچ جاتے۔ باوجود مقدمہ کے پیشی کے آپ نے درس میں ناغہ نہ ہونے دیا۔

(ب) چونکہ میر صاحب کی واپسی قادیان کو ہر روز ہو جاتی تھی۔ اس لئے آپ خود روزہ رکھتے تھے۔ اور احمدی وکلاء کے لئے جو بوجہ مسافرت روزہ نہ رکھ سکتے تھے۔ قادیان سے دوپہر کا کھانا پکوا کر اپنے ہمراہ لاتے تھے۔

(ج) فریق مخالف کے بعض اشخاص کو میر صاحب بڑی مہربانی سے عدالت سے باہر اپنے پاس بٹھاتے۔ انہیں نیک تلقین کرتے۔ اور کسی قسم کا بغض و کینہ آپ کی طبیعت میں نہ تھا۔

(د) فریق ثانی کے وکیل نے میر صاحب پر جرح کی۔ اور یہ سوال بھی کیا۔ کہ بھامبڑی والوں نے آپ کے جلسے میں مزاحمت کی اس لئے آپ کے دل میں ان کے خلاف غم و غصہ ضرور پیدا ہوا ہوگا۔ میر صاحب نے برجستہ جواب دیا۔ کہ غم و غصہ نہیں بلکہ رحم اور ہمدردی کے جذبات میرے دل میں آپ کے موکلوں کے لئے پیدا ہوئے۔

اس جواب سے مجسٹریٹ متبسم اور محظوظ ہوا۔ اور وکیل فریق ثانی شرمسار۔

(ہ) مجسٹریٹ میر صاحب سے با ادب پیش آتا تھا۔ لیکن خاکسار نے دیکھا کہ میر صاحب عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے۔ تو تین چار منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے۔ ہم سب بھی تعظیماً کھڑے رہتے۔ حتیٰ کہ میر صاحب کٹہرے سے باہر نکلتے۔ اور پھر ہم سب کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔ یہ ماجرا میں نے کئی بار دیکھا لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آخر ایک دن میں نے میر صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا۔ آپ چشم پر آب ہو گئے۔ فرمانے لگے کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت بانی سلسلہ کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا۔ اس لئے جب کبھی مجھے عدالت میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ تو حضرت بانی سلسلہ کی یاد میں چند منٹ میں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں۔

میر صاحب حضرت بانیٔ سلسلہ کے عزیز تھے۔ اور آپ نے حضور کے دامنِ تربیت میں پرورش پائی تھی۔ اور نہایت قریب سے حضور کو دیکھا تھا۔ اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت میر صاحب کو حضرت بانی سلسلہ سے کس قدر عشق و محبت اور والہیت تھی۔

ذوقِ ایں بادہ نیابی بخدا تا نچشی۔

(مضامین مظہر صفحہ ۵۵ تا ۵۸)

اعلان دارالقضاء

(صفیہ نظام صاحبہ بابت ترکہ محمد احمد نظام صاحب)

محترمہ صفیہ نظام صاحبہ ساکنہ ۲/۷ گولبازار ربوہ نے قضاء میں درخواست دی ہے کہ انکے خاوند مکرم محمد احمد نظام صاحب وفات پا چکے ہیں۔ انہوں نے ترکہ میں ایک پلاٹ ۲/۷ واقع گولبازار ربوہ چھوڑا ہے یہ پلاٹ اپنے چار بیٹوں کے نام لگوانا چاہتی ہوں۔ مکرم محمد احمد نظام صاحب کے ورثاء کے نام درج ذیل ہیں۔ انہیں میری اس درخواست سے پورا اتفاق ہے۔

۱۔ محترمہ صفیہ نظام صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترم اطہر احمد نظام صاحب (بیٹا)
۳۔ 〃 اظہر احمد نظام صاحب (〃)
۴۔ 〃 امجد احمد نظام صاحب (〃)
۵۔ 〃 عباس احمد نظام صاحب (〃)
۶۔ محترمہ مبارکہ ملک صاحبہ (بیٹی)
۷۔ 〃 امۃ الباسط لودھی صاحبہ (〃)
۸۔ 〃 کشور سلیم صاحبہ (〃)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(لئیق احمد صاحب بابت ترکہ شریف احمد صاحب صدیقی)

○ مکرم لئیق احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ محمد زکریا ورک۔ کینیڈا

محترم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب

جماعت احمدیہ لندن انگلستان کے ایک پرانے خادم سلسلہ جناب کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۱ء کو قادیان دارالامان میں مختصر سی علالت کے بعد اچانک اس دار فانی سے رحلت کر گئے یہ درحقیقت ان کا قادیان اور امام جماعت احمدیہ سے حقیقی پیار تھا کہ ان کی وفات اس پیاری بستی میں ہوئی اور امام جماعت نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

کیپٹن صاحب گوناگوں خصوصیات کے حامل تھے آپ ایک سچے خادم احمدیت اور سلسلہ احمدیہ کے نہایت فدائی اور عدیم المثال عاشق تھے پاکستان آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو ۱۹۵۴ء میں حضرت فضل عمر کا افسر حفاظت بننے کا فخر حاصل ہوا مزید براں آپ کو حضرت فضل عمر کے ہمراہ یورپ کا بطور افسر حفاظت دورہ کرنے کا موقعہ بھی ملا آپ نے ۲۰ سال کے قریب برٹش آرمی و پاکستان آرمی میں سروس کی اور بیس سال کے قریب برٹش ایرویز لندن میں ملازمت کی اس کے بعد آپ اپنی بیٹی کے پاس کینیڈا نقل مکانی کر کے آ گئے اور یہاں جماعت احمدیہ کے مختلف عہدوں پہ فائز رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین ائمہ جماعت احمدیہ کی خدمت کا موقعہ دیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جب لندن تشریف لے آئے تو آپ نے دامے درمے قدمے سخنے حضرت امام جماعت اور جماعت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا چنانچہ اسی خدمت کا ہی نتیجہ تھا کہ ایک بار حضور ایدہ اللہ نے آپ کا نام لے کر جلسہ سالانہ برطانیہ میں آپ کی خدمات کا ذکر کیا حضور آپ کی خدمات جلیلہ سے اتنے خوش تھے کہ ایک دوسرے موقعہ پر حضور انور نے اپنی پگڑی آپ کو عطا فرمائی جس پر آپ کو بے انتہا مسرت حاصل ہوئی اور اس چیز کا ذکر آپ ہر ایک سے بار بار کرتے رہے۔

آپ شعائر دینیہ کو مکمل طور پر نہایت اخلاص کے ساتھ ادا کرنے والے انسان تھے نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے تمام نمازیں وقت پر ادا کرتے تھے زندگی کا ایک لمبا عرصہ مغربی ممالک میں گزارا مگر کیا مجال کہ آپ پر مغرب کی تہذیب کا کوئی اثر ہوا ہو۔ مہینہ میں کئی بار نفلی روزے رکھتے حضرت امام جماعت کو دعائیہ خطوط بڑے اہتمام سے لکھتے اور عام فیصلوں سے قبل حضور انور سے مشورہ کرتے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو کئی بار سنا زندگی کے آخری ایام میں اپنی ایک بیٹی کی پریشانی دور ہونے کے لئے خاص دعائیں کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے ستمبر ۱۹۹۱ء میں آپ کی دعا کو قبولیت عطا فرمائی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو زبردست حافظہ سے نوازا تھا مجھے ایک بار بتلایا کہ مجھے اپنی والدہ کا چہرہ ابھی تک یاد ہے۔ ستر سال سے اوپر کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا اور کئی ایک سپارے حفظ کئے سائنس تو یہ کہتی ہے کہ انسان جوں جوں بوڑھا ہوتا ہے اس کے دماغ کے سیل ضائع ہوتے جاتے ہیں اور متبادل سیل پیدا نہیں ہوتے مگر اس چیز کا اثر آپ پر نہ تھا بلکہ آپ کا حافظہ اور یادداشت بڑھتی ہی نظر آئی۔

علم کے آپ شیدائی تھے مختلف رسالوں کتابوں میگزین کا مطالعہ فرماتے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کئی بار فرما چکے تھے گھر میں کتابوں کی اپنی لائبریری تھی جب بھی سلسلہ احمدیہ کی کوئی نئی کتاب شائع ہوتی تو مجھے ضرور بھجواتے جب جب گیانی عباد اللہ صاحب ریٹائر ہوئے تو آپ نے حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے اور دعاؤں کے ساتھ لندن یونیورسٹی میں پنجابی سیکھنے کے لئے داخلہ لے لیا اور گورمکھی کے امتحان میں فرسٹ نمبر پر آئے پھر پنجابی فاضل کرنے کے لئے آپ انڈیا تشریف لے گئے اور وہاں تین ماہ قیام کر کے صرف دو۲ سال قبل امتحان پاس کیا جو بی اے پنجابی آنرز کے برابر ہوتا ہے اس کامیابی کا ذکر جالندھر کے اردو اخبار "ہند سماچار" نے صفحہ اول پر مع تصویر نمایاں الفاظ میں کیا "بدر" قادیان میں بھی اس اخبار کے حوالے سے خبر شائع ہوئی۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ آپ کو علم و ادب سے خاص شغف تھا آپ کو مضامین لکھنے پر بھی مہارت حاصل تھی ٹائپ رائٹر کا استعمال تو گویا ساری عمر کرتے رہے آج سے اٹھارہ سال قبل آپ نے "شہد اور اس کے فوائد" پر علمی مضمون تحریر کیا جو مسلم ہیرالڈ کے شمارہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا ۱۹۸۶ء میں آپ نے "لقاء اللہ" AUDIENCE WITH ALLAH کے انوکھے عنوان پر مضمون لکھا اور "ریویو آف ریلیجنز" لندن میں شائع ہوا پھر اسی موضوع پر تین اور مضامین شائع ہوئے جولائی ۱۹۸۶ء کے ریویو آف ریلیجنز میں آپ کا دلچسپ مضمون "اچھی صحت اور لمبی زندگی" کے عنوان پر شائع ہوا یہ تمام مضامین پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

تقریر کا بھی آپ کو ملکہ حاصل تھا جماعت احمدیہ لندن اور مجلس انصار اللہ کے معزز عہدوں پر فائز رہے اور آپ کو تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ آج سے سات سال قبل آپ کینیڈا آئے ہوئے تھے تو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں آپ نے اطفال الاحمدیہ کو شہر OSHAWA میں اچھی اچھی نصائح سے نوازا آپ کی تقاریر اور مضامین کا ایک وصف یہ تھا کہ ہر بات کا حوالہ یا دلیل قرآن پاک سے دیتے۔

خدا کے فضل سے آپ موصی تھے خدا تعالیٰ کی راہ میں فراخ دلی سے دیتے رہتے اپنے آبائی گاؤں تحصیل وزیر آباد کے موضع پیر کوٹ میں اپنے خرچ پر احمدیہ بیت الذکر تعمیر کرائی۔

ایک عزیز نے جو واشنگٹن میں مقیم ہے بتلایا کہ کئی سال پہلے آپ نے اس سے اس خواہش کا ذکر کیا کہ میری بڑی خواہش ہے کہ میری وفات قادیان میں ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کو پورا فرمایا اور آپ کی تدفین حضرت بانی سلسلہ کی پیاری بستی قادیان دارالامان میں ہوئی۔

سفر کی سہولت کے باعث آپ پچھلے کئی سالوں سے کینیڈا، امریکہ، جرمنی اور قادیان کے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت فرماتے رہے شاید ہی دنیا کا کوئی براعظم ہو جہاں پر آپ نہ گئے ۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ کینیڈا میں آپ نے شمولیت فرمائی اور تمام دوستوں اور عزیزوں سے ملے کسے خبر تھی کہ یہ ملاقات آپ کے ساتھ آخری ہو گی۔

بڑے ہی شاکر انسان تھے چھوٹی چھوٹی باتوں پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے سوتے جاگتے قرآنی دعاؤں کا ورد کرتے۔ سفر میں نماز کا وقت آجاتا تو فوراً نماز ادا کرنا شروع کر دیتے۔ ایک دفعہ مجھ سے کہنے لگے کہ میں ملین ڈالر کا آدمی ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا میرے دو ہاتھ ہیں دو ٹانگیں ہیں صحت مند دماغ ہے۔ صحت مند دل ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی مجھ سے چھین لی جائے تو کیا میں اس کو ملین ڈالر دے کر حاصل کر سکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ پس جو کچھ انسان کے پاس ہے اس پر اس کو خوش ہونا چاہیئے۔

خدا نے آپ کو ۸۶ سال تک اس دنیا میں رکھا۔ اتنی لمبی زندگی اتنے واقعات پیاری باتیں بھلا ان کو چند صفحات میں کیسے بیان کیا جائے۔

خدا نے آخری وقت تک آپ کو اچھی صحت سے نوازا تھا۔ کھانے کے معاملے میں آپ بہت پرہیز کرتے تھے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ لندن سے کینیڈا آئے ایک بیگ میں کھانے و پکانے کی اشیاء ہوتی تھیں صبح کے وقت دلیا پکاتے اور اس میں شہد، کھجوریں، میوے ناریل ڈالتے شہد کا استعمال خوب کرتے تھے۔ سفید چینی سے سخت نفرت تھی۔ چند سال قبل لندن میں پیدل چلنے کا مقابلہ جماعت احمدیہ نے کروایا تو آپ نے اٹھارہ میل پیدل چل کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اول انعام حاصل کیا۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں پچھلے کئی سالوں سے خدمات انجام دے رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے نقش قدم پہ چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

صاحب صدیقی سکنہ مکان نمبر ۲۱/۳۴ دار الیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں اُن کا ایک قطعہ ۲۱/۳۴ دار الیمن غربی ربوہ میں موجود ہے۔ موصوف کے وارث درج ذیل ہیں۔ انہیں یہ پلاٹ خاکسار کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ براہ مہربانی یہ پلاٹ میرے نام منتقل کیا جائے۔

۱۔ محترمہ النوری بیگم صاحبہ ـــ بیوہ
۲۔ " نصیرہ بیگم صاحبہ ـــ بیٹی
۳۔ محترم شفیق احمد صاحب شاہد ـــ بیٹا
۴۔ " خلیق احمد صاحب ـــ "
۵۔ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ ـــ بیٹی
۶۔ " نعیمہ نسرین صاحبہ ـــ "
۷۔ " خالدہ سلمیٰ صاحبہ ـــ "
۸۔ " سلیمہ بیگم صاحبہ ـــ "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تصحیح: مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ میاں عبدالمومن طاہر صاحب ابن مکرم میاں عبدالماجد صاحب آف سرگودھا کی شادی کے اعلان میں لڑکی کے والد صاحب کا نام شیخ محبوب الٰہی شائع ہو گیا ہے۔ درست نام شیخ محمود الٰہی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم استاد جامعہ احمدیہ کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر میر شریف احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثمرۃ الحئی محمودہ زیروی بنت ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب ۱۵ دسمبر ۹۱ء کو بیت الواحد نیوجرسی امریکہ میں مکرم افتخار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے پانچ ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر پڑھایا اور دعا کروائی۔ عزیزہ ثمرۃ الحئی ملک سیف الرحمٰن صاحب کی نواسی اور صوفی خدا بخش صاحب زیروی کی پوتی ہے

○ عزیزہ امۃ الحکیم صاحبہ دختر مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم عبدالناصر منصور صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب کنجروڑ ضلع نارووال مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء بروز جمعہ ربوہ میں عزیزہ کے بھائی مکرم محمود احمد صاحب طاہر کے مکان پر منعقد ہوئی۔

عزیزہ کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۱ء کو مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں کیا تھا۔ تقریب کے اختتام پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔

○ مکرم امتیاز احمد بٹ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ مبارکہ بٹ صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم مرزا رضوان احمد صاحب ابن پروفیسر مرزا محمود احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ احمدیہ نے یکم نومبر ۱۹۹۱ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ محترم ڈاکٹر خیر الدین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کی پوتی ہیں۔

○ عزیزم فہیم احمد خان ابن مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن خان صاحب آف ننکانہ حال جرمنی کا نکاح ہمراہ سیدہ امۃ الشکور ناہید صاحبہ بنت مکرم سید عبدالشکور صاحب ظفر ہاشمی۔ مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۹۱ء بعد نماز عصر البیت الناصر میں بعوض حق مہر ۷۵ ہزار روپے پڑھا۔ امۃ الشکور صاحبہ مکرم نور الدین صاحب اجمل آف گوئیکی کی پوتی اور حضرت مولوی امام دین صاحب آف گوئیکی کی پڑپوتی ہے۔

احباب سے ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا: مکرم سید عزیز احمد شاہد صاحب کی اہلیہ محترمہ سیدہ مبارکہ سعادت صاحب کافی عرصہ سے شوگر کی مریضہ ہیں۔ گذشتہ دنوں ان پر دو مرتبہ دل کا حملہ ہو چکا ہے۔ اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم رانا قاسم محمود صاحب کو پچھلے دنوں نمونیہ ہو گیا تھا۔ جس کی تکلیف ابھی تک چل رہی ہے۔

○ عبدالستار مانگٹ صاحب شکور پارک ربوہ کی والدہ محترمہ حاجرہ بی بی صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ مقبول اختر صاحبہ مکرم محمد ظہیر الدین احمد صاحب آف لاہور شدید بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں

○ مکرم عبدالرحیم یونس صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار کو جوڑوں کی درد رہتی تھی۔ اب بفضل خدا دوستوں کی دعاؤں سے افاقہ ہے۔ البتہ کھانسی کی سخت تکلیف ہے۔

○ امۃ المومن بنت قریشی عبدالوحید کی بیٹی جرمنی میں بیمار ہے۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب احمدی کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض سے بیمار ہے نیز ان کی پوتی بیمار ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف ونیکے تارڑ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۴ جنوری ۹۲ء کو وفات پا گئے۔

○ محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب قریشی آف لاہور چند روز کی علالت کے بعد مورخہ ۲ جنوری ۹۲ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملی ہیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

بازیافتہ چابیاں: گول بازار کے قریب سے چابیوں کا گچھا ملا ہے۔ جن کی ہوں وہ شکور بھائی چشمے والے کی دوکان سے لے لیں۔

تبدیلی نام

میں نے اپنے بچوں کے نام بالترتیب تبدیل کر دیئے ہیں۔ آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

پرانا نام	نیا نام
۱۔ عبدالشکور	عطاء الرحمٰن زاہد ولد عبدالغفور
۲۔ عطاء الرحیم	عبدالملک ذیشان ولد عبدالغفور

عبدالغفور دارالعلوم شرقی ربوہ

پتہ درکار ہے: محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم برکت علی صاحب قوم راجپوت سابق سکونت قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ یہ اعلان خود پڑھے یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع جائے۔

○ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم حکیم شیر محمد صاحب قوم کھوکھر سابق سکونت اوڑ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

چھوڑ دو۔ بادشاہ اس تجویز سے حیران و متعجب ہوا اور اس کی وجہ دریافت کی۔ سیاح نے عرض کیا کہ بادشاہوں کو بادشاہوں سے مقابلے اور لڑائیاں بھی کرنا پڑتی ہیں۔ پس آپ خود ہی بتائیں کہ جب آپ اس حقیر اور ذلیل مٹی کا جو روزانہ پاؤں اور جوتوں کے نیچے روندی جاتی ہے مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس سے مغلوب ہو رہے ہیں تو جب آپ کا مقابلہ کسی زبردست غنیم سے ہوگا تو اس کے مقابل پر آپ کس طرح کامیاب ہو سکیں گے؟ یہ یقینی امر ہے کہ آپ شکست کھا کر نہ صرف اپنی بادشاہت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے بلکہ اپنی عزت و آبرو اور جان بھی گنوائیں گے پس کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ ابھی حکومت سے دستبردار ہو کر کسی زیادہ مناسب آدمی کو تخت پر بیٹھنے کا موقعہ دیں۔ ہاں اگر حکومت کرنے کا عزم و ارادہ ہے تو پھر این عزم الملوک (بادشاہوں کا عزم آپ میں کہاں ہے) یہ الفاظ کہہ کر سیاح نے بادشاہ کے خفتہ عزم و استقلال کو بیدار کیا۔ چنانچہ بادشاہ نے نہایت جوش استقلال اور جلال سے فرمایا۔ یعنی خدا کی قسم میں اب کبھی مٹی نہ کھاؤں گا اور اس نے مٹی کھانا ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔

اس کے بعد بادشاہ جب دربار میں آیا تو اس نے ذکر کیا کہ میں نے مٹی کھانی چھوڑ دی ہے درباری اس فوری تبدیلی اور علاج سے بے حد متعجب ہوئے تو بادشاہ نے کہا کہ علاج تو دراصل ہمارے اپنے اندر ہی فطری طور پر موجود تھا۔ صرف صحیح طور پر تحریک کی ضرورت تھی جو سیاح صاحب نے کر دی اور ہماری قوت ضبط اور قوت ارادی کو ابھار دیا۔

جب حضرت اقدس نے یہ حکایت بیان فرمائی تو وکیل صاحب پر حضور کی توجہ اور برکت سے اس حکایت کا ایسا اثر ہوا کہ وہ فوراً بول اٹھے کہ حضور! آج سے میں بھی اپنے عزم پختہ ارادہ سے شراب نوشی سے توبہ کرتا ہوں۔ حضور میرے لئے دعائیں فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس توبہ پر استقامت اور استقلال بخشے۔ حضرت منشی صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت علامہ مولانا نورالدین صاحب سے تو میں نے واضح طور پر اپنے دوست کی میخواری کا ذکر کر کے وعظ و نصیحت کی درخواست کی تھی۔ لیکن حضرت اقدس نے اس بارہ میں اشارۃً بھی کچھ ذکر نہ کیا تھا لیکن ہمارے حاضر ہوتے ہی حضور نے وہ بات بیان فرمائی جو ہزارہا نصائح اور مواعظ حسنہ سے بھی حضور کی توجہ اور قوت قدسیہ سے بڑھ کر مؤثر ثابت ہوئی۔ اور میرے دوست کو اس عادت بد سے توبہ کی توفیق مل گئی۔

حضرت اقدس وکیل صاحب کی توبہ سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ انسانی فطرت گناہوں کی زہر سے خواہ کتنی ہی آلودہ کیوں نہ ہو جائے اس کے اندر ہی خدا تعالیٰ نے اس زہر کا تریاق بھی رکھا ہوا ہے جس طرح پانی آگ کی حرارت سے خواہ کتنا گرم ہو جائے اور جوش سے ابلنے لگے پھر بھی وہ شدید گرم پانی جب مشتعل آگ پر پڑتا ہے تو اس کو بجھا دیتا ہے کیونکہ پانی میں حرارت کا اثر پیدا ہو جانا اس کی فطرت کے خلاف ہے۔ یہی حال انسانی فطرت کا ہے کہ شیطان جو ناری ہے چاہتا ہے کہ انسان کو بھی گناہوں میں ملوث کر کے ناری بنا دے۔ لیکن انسان کی قوت ارادی اور قوت ضبط اس کی فطرت کے اصل جوہر کو جو پاکیزہ ہے ابھارنے میں کامیاب ہو جاتی ہے اس کے بعد حضور اقدس نے دعا فرمائی اور رخصت کی اجازت فرمائی۔

خیمہ سے باہر نکلتے ہی وکیل صاحب حضرت منشی کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ دم عیسیٰ کا اعجاز تو ہم نے بچشم خود دیکھ لیا۔ ہمیں جس علاج کی ضرورت تھی وہ بغیر ہماری درخواست یا بتانے کے کامیاب طور پر کر دیا۔ اور ایک پرانے گنہگار اور عادی مجرم کو ایک آن کی آن میں تائب بنا دیا ہے

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(حیات قدسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۳۶ میں محمد صدیق خان ولد فتح محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ فوجی پنشنر عمر ۸۷ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن ۷/۱۴ فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷۔۱۱۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے (۲) پلاٹ نمبر ۱۳۱/۹۴، ۱۳۲/۹۵ برقبہ ایک کنال ایک مرلہ واقع کوٹ نیناں مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے۔ (۳) نقد چالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد صدیق خان ۷/۱۴ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ وزیر احمد وصیت نمبر ۲۲۴۵۲۔

مسل نمبر ۲۸۳۳۷ میں زبیدہ بیگم زوجہ عبد الرحمن بھٹی قوم جٹ ورک پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۱۲ دار الیمن شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲۔۱۲۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۲ تولہ مالیتی ۷۲۰۰/- روپے۔ (۲) ترکہ والد سے شرعی حصہ ۶۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد ۱۳۲۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ زبیدہ بیگم زوجہ عبد الرحمن بھٹی ۱۲/۱۲ دار الیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد ماجد اقبال کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبارک احمد بھٹی ولد عبد الرحمن بھٹی پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۳۸ میں نرگس یونس زوجہ شیخ محمد یونس قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۲ دار الرحمت غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲۔۱۱۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۵۰۰۔ ۴۸ گرام مالیتی ۴۵۵۰/- روپے۔ (۲) حق مہر ۳۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند محترم۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نرگس یونس زوجہ شیخ محمد یونس ۸/۱۲ دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شیخ محمد یونس خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ شیخ جمیل احمد ولد شیخ محمد یوسف صاحب

مسل نمبر ۲۸۳۳۹ میں رانا بشیر احمد طاہر ولد رانا فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ × عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۱۰ دار الصدر شمالی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۔۱۲۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا بشیر احمد طاہر ۶/۱۰ دار الصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ طارق محمود ناصر ۶/۱۰ دار الصدر شمالی۔

مسل نمبر ۲۸۳۴۰ میں سید محمد ولد عطاء محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈ بیگوال ضلع اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۔۱۲۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۱۶ کنال زرعی زمین واقع پنڈ بیگوال ضلع اسلام آباد مالیتی ۲۶۸۰۰۰/- روپے۔ (۲) مکان پختہ مالیتی ۱۸۰۰۰/- روپے (۳) کچا مکان مالیتی ۴۰۰۰/- روپے (۴) چکی آٹا مشین کا ۱/۳ حصہ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔ (۵) نقد رقم ۶۰۰۰۰/- روپے۔ (۶) بھینس مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید محمد ساکن بیگوال ضلع اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبد العزیز شاد وصیت نمبر ۲۰۹۱۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ طارق محمود ظفر مربی سلسلہ

بقیہ: ص۱ سے آگے

کی شناخت کا انحصار ہے، قرآن شریف کے علم پر اور وہ منحصر ہے سچے تقویٰ اور سعی پر۔ چنانچہ فرمایا۔ (اور تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو علم سکھا دے گا) اور فرمایا (اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے) جب اللہ تعالیٰ میں ہو کر انسان مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی راہیں اس پر کھول دیتا ہے۔ پھر سچے علوم سے معرفت نیکی اور بدی کی پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا کی عظمت و جبروت کا علم ہوتا ہے اور اس سے سچی خشیت پیدا ہوتی ہے۔ (حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علماء اس سے ڈرتے ہیں) یہ خشیت بدیوں سے محفوظ رہنے کا ایک باعث ہوتی ہے۔ اور انسان کو متقی بناتی ہے۔ اور تقویٰ سے محبتِ الٰہی میں ترقی ہوتی ہے۔ پس خشیت سے گناہ سے بچے اور محبت سے نیکیوں میں ترقی کرے۔ تب بیڑہ پار ہوتا ہے"
(خطبہ عید الفطر فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے وہ کرے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ میں غریبوں کے نام پر سیاست نہیں چمکانا چاہتا۔ میں اقتدار کو محض غریب عوام کی خدمت کا ذریعہ سمجھتا ہوں اور انہیں باعزت مقام دلانا چاہتا ہوں۔

○ وزیراعظم پاکستان نے بیت المال کے قیام کا اعلان کیا جو کہ دو ارب روپے کی رقم سے قائم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سال کے بجٹ میں بھی اس ضمن میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس بیت المال سے بلاتفریق مذہب تمام مستحقین کو مالی مدد دی جایا کرے گی۔

○ اپوزیشن نے اے۔ پی۔ سی کے زیراہتمام ملتان میں جلسہ عام کے ذریعے حکومت کے خلاف اپنی تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اور دوسرے مقررین نے خطاب کیا اور ایوان صدر کو خبردار رہنے کو کہا انہوں نے کہا کہ خیبر سے کراچی تک عوام کا طوفان ان کے گریبان میں جھانکنے کے لئے آ رہا ہے۔

○ بی۔ بی۔ سی نے کہا ہے کہ بارش کے باوجود ملتان میں حکومت کے خلاف اے۔ پی۔ سی کا پہلا جلسہ خاصا بڑا تھا۔ محترمہ بے نظیر نے ہر خرابی کا ذمہ دار صدر مملکت کو قرار دیا۔

○ قومی اسمبلی نے جمعرات کو ایک قرارداد منظور کی جس میں کشمیری عوام کے حق میں خود ارادیت کی مکمل حمایت کی گئی۔ یہ قرارداد حکومت اور اپوزیشن نے مشترکہ طور پر پیش کی۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ملک کو درپیش بحران کے ذمہ دار حکمران ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملکی بقاء اور تحفظ کا احساس کرے ورنہ تاریخ معاف نہیں کرے گی۔

○ سرحد اسمبلی نے واپڈا کی طرف سے اضافی سرچارج واپس لینے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اس طرح واپڈا کی مرکزیت ختم کرنے کی قرارداد بھی منظور کر لی ہے۔

دماغی امراض، مالیخولیا (وہم وسواس ڈر خوف) جنون (دیوانگی) بے خوابی، مرگی، نسیان، بلڈ پریشر نیز خارش ہر قسم کے علاوہ زنانہ مردانہ امراض کے علاج اور مشورہ کیلئے مکمل تفصیلات کے ساتھ
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ روڈ فون ۲۱۱۴ متصل حافظ آباد کوڈ ۰۴۳۸

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جو کچھ سوویت یونین میں ہوا وہ پاکستان میں بھی ہو سکتا ہے۔ صدر پاکستان کو اب فیصلہ کرنا ہے کہ انہیں ملکی سالمیت زیادہ عزیز ہے یا پیپلز پارٹی کے ساتھ نفرت پیاری ہے۔

○ کوئٹہ سمیت بلوچستان کے وسیع علاقے میں دو بار زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جھٹکے درمیانی شدت کے تھے۔

○ افغان مجاہدین اور حزب اسلامی افغانستان کے رہنما گلبدین حکمت یار نے کہا کہ افغانستان میں یا تو مکمل طور پر اسلامی حکومت قائم ہو گی۔ یا پھر ہم شہید ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ ہمیں قبول نہیں

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز جنجوعہ نے کہا ہے کہ بھارت کی دھمکیاں بس دھمکیاں ہیں۔ پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا۔ انہوں نے کہا۔ نظام اسلام ایٹمی پروگرام، مسئلہ کشمیر اور افغانستان پر کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔

○ اہالیان لاہور نے بسنت کا تہوار انتہائی جوش و خروش سے منایا۔ لوگوں نے سارا دن پتنگیں کاٹنے کٹوانے لوٹنے اور ان کے پیچھے بھاگنے میں گزار دیا۔ کروڑوں روپوں کی پتنگیں اور ڈوریں ہواؤں کی نذر کر دیں۔ اس سلسلہ میں ایک نوجوان چھت سے گر کر جاں بحق ہو گیا۔ ایک لڑکی گولی لگنے سے زخمی ہو گئی اور بچوں اور جوانوں سمیت ۳۴ افراد زخمی ہو گئے۔

○ بی۔ بی۔ سی نے کہا ہے کہ ۱۱ فروری کو پاک بھارت فوجی تصادم ہو سکتا ہے۔

○ ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا ہے کہ پرائیویٹائزیشن کے مقاصد واضح نہیں۔ صنعتیں چند ہاتھوں میں اکٹھی ہو جائیں گی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۲½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

○ سپریم کورٹ نے لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کے اس حالیہ فیصلے پر عمل درآمد روک دیا ہے۔ جس میں قرار دیا گیا تھا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۔(اے) کے تحت کسی کی سزائے موت معاف کرنے کا اختیار حاصل نہیں رہا۔

○ سیکرٹری خارجہ شہریار خان نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پاکستان کم از کم ایک ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان نے بسنت کا تہوار لاہور میں پتنگ بازی میں حصہ لے کر منایا وہ بسنت کی رات بھی پتنگیں اڑاتے رہے۔ قریبی مکانوں پر دیکھنے والوں کا ہجوم رہا اور لوگوں نے ان کی تصاویر بھی لیں۔

○ سماجی کارکن مولانا ستار ایدھی نے کہا ہے کہ پاکستان کو بچانے کے لئے ایک بڑے معاشرتی آپریشن کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ آپریشن اوپر سے شروع کیا جانا چاہیئے انہوں نے کہا منشیات کے پھیلاؤ کا بنیادی سبب بیروزگاری ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے اپنے فوجی پروگرام پر اقوام متحدہ کے کنٹرول کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ سلامتی کونسل نے عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ روس کے صدر نے اپنا فرانس کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ اس دوران دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط بھی ہوئے۔ جس کے مطابق روس اور فرانس اپنے ضرورت سے زائد ایٹمی ہتھیار ضائع کر دیں گے۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

○ بنگلہ دیش میں بلدیاتی انتخابات کے دوران ۱۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ ان کا ملک کیمپ ڈیوڈ معاہدے کے ہر لفظ پر عمل کرنے کا پابند نہیں

○ یوکرائن کی پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ کریمیا یوکرائن کا حصہ ہے۔ روس ہمارے علاقے پر اپنا حق جتانے سے باز رہے روسی حکومت کی کوشش ہے کہ کریمیا کے مقام پر مقیم بحیرہ اسود کے بحری بیڑہ کو نئی دولت مشترکہ کی کمان میں رکھا جائے۔

○ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ نے اپنی تخت نشینی کی چالیسویں سالگرہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی موت تک برسر اقتدار رہیں گی۔

احمدی جنتری ۱۹۹۲ء
صفحات ۶۰ قیمت ۱۰/-
معلوماتی سیریز
شیخ عبدالماجد۔ مکان ۱۰۴
احمد شاہ سٹریٹ۔ پیچ پیر روڈ۔ نیو مزنگ۔ لاہور

معیاری ڈش انٹینا
خریدنے کیلئے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی
نزد بیت الفضل فیصل آباد
فون ـــ ۶۱۰۱۷۸-۳۰۸۰۶